YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT
Saturday, August 08, 2009

CONTENTS

Pages
1. Recitation from the Holy Quran................ 1
2. Leave of Absence…………………………. 2
3. Resolution Re:
5. Motion Re:

Printed and Published by Pildat, Islamabad.

YOUTH PARLIAMENT PAKISTAN DEBATES

The Youth Parliament of Pakistan met in the Margala Hotel, Islamabad, on 8th August, 2009 at thirty minutes past nine in the morning with Madam Deputy Speaker (Kashmala Khan Durrani) in the Chair.

Recitation from Holy Quran

اَعُوْذُبِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ ٱللهِ ٱلرَّحْمٰنِ ٱلرَّحِيْمِ

Madam Deputy Speaker: The first item on the agenda today is a resolution by Mr. Ansar Hussain.

Mr. Ansar Hussain: Thank you Madam Speaker.

"This House calls upon the democratic dispensation to immediately take concrete steps for granting constitutional recognition and provincial status to the Northern Areas of Pakistan compliance with the Supreme Court's decision in Aljehad Trust case so as to bring the region out of the political limbo in which it has been entangled since its unconditional accession to Pakistan".

ہم گلگت بلتستان کے عوام موجودہ جمہوری حکومت سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ سابقہ حکومتوں کی بے حسی اور شمالی علاقوں میں policy failure والی روایت ختم کر دے اور گلگت بلتستان کے حق حکمرانی اور آزاد عدلیہ دے اور موجودہ نوآبادیاتی نظام سے نجات دلائے۔ یہاں پر شمالی علاقوں کا Chief Secretary British Raj کے Minister of Northern Areas, Secretary of State اور Viceroy, کے اختیارات رکھتے ہیں۔ گلگت بلتستان کے عوام نے ڈوگرہ راج کے خلاف جنگ لڑی اور یکم نومبر 1947 کو ایک علیحدہ ریاست کے طور پر دنیا کے نقشے پر نمودار ہوا۔ آزادی کے پندرہ دن کے بعد پاکستان کے ساتھ غیر مشروط الحاق کا اعلان کیا۔ گلگت بلتستان کی تحریک unique تحریک ہے کیونکہ پوری دنیا میں علیحدگی پسند بلکہ خود پاکستان میں

بھی ایسی تحریکیں چل رہی ہیں لیکن گلگت بلتستان کی تحریک دنیا میں واحد تحریک ہے جو پاکستان کے ساتھ الحاق کے لیے چل رہی ہے۔ گلگت بلتستان کو last colony on earth کہا جا رہا ہے تو پاکستان کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے اور یہاں کے عوام کو اتنی قربانیوں کے باوجود باسٹھ سال سے ان کو ان کے بنیادی، جمہوری اور آئینی حق سے محروم رکھا گیا ہے۔ اس سے وہاں کی نوجوان نسل میں خاصی تشویش ہے جو پاکستان کے مفاد میں نہیں ہے۔ مستقبل میں شمالی علاقوں میں ست پارہ ڈیم اور بھاشا دیامیر ڈیم جیسے mega projects شروع ہوں گے جن کی کامیاب continuation کے لیے سیاسی بے چینی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ کیا حکومت پاکستان نے سقوط ڈھاکہ اور بلوچستان کے حالات سے کوئی سبق نہیں سیکھا جو گلگت بلتستان کے عوام کو بھی دیوار سے لگایا جا رہا ہے جس سے استحکام پاکستان کو خطرات لاحق ہوں گے۔ اس کی strategic importance ہے، اس کی سرحدیں روس اور چین جیسی عالمی طاقتوں سے ملتی ہیں۔ خراب حالات کو بیرونی طاقتیں exploit کر سکتی ہیں۔ جب بھی کسی سیاستدان سے گلگت بلتستان کے عوام کے حقوق کی بات کی جاتی ہے تو وہ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ یہ مسئلہ کشمیر کے ساتھ جڑا ہوا ہے اس لیے کشمیر کا مسئلہ حل ہونے تک ہم اس کو نہیں چھیڑ سکتے۔ ان سے میری گزارش یہ ہے کہ ہم نے اپنی جنگ آزادی خود لڑی ہے۔ جب ہم ایک آزاد ریاست کے طور پر دنیا کے نقشے پر نمودار ہوئے پھر ہم نے پاکستان کے ساتھ غیر مشروط الحاق کا فیصلہ کیا تھا۔ اگر گلگت بلتستان کو آج بھی کشمیر کا حصہ کہا جاتا ہے تو پھر امریکہ آج بھی British Colony ہے۔ اس لیے ایک آزاد ریاست کے طور پر اس کو دوبارہ اس کے ساتھ ملانا زیادتی ہے۔

میڈم سپیکر! میں آپ کی اجازت سے Daily Times کی رپورٹ کو quote کرنا چاہوں گا۔ انڈیا کے ممبر پارلیمنٹ ڈاکٹر کرن سنگھ جو ڈوگرا نسل سے تعلق رکھتے ہیں، میں یہ quote کروں گا کہ Dr. Karan Singh, the son of Maharaja of Jammu and Kashmir and a member of Rajia Sabha apologized to the people of the northern areas for the forcible occupation of these areas by his ancestors. He said that the governments of Pakistan, India and Kashmir must acknowledge that the Northern Areas are not part of the Jammu and Kashmir and

میں آخر میں یہ کہوں گا کہ حب its reunification was not possible. وطنی اور مفاد عامہ کا تقاضا ہے کہ گلگت بلتستان کے لوگوں کو حق حکمرانی اور آزاد عدلیہ جیسے بنیادی حقوق دی جائے۔ اٹھارویں ترمیم اگر آئے تو اس علاقے کو پاکستان میں دستوری طور پر شامل کرنے کے لیے بھی ترمیم کی جائے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں یا تو آزاد کشمیر کی طرح کا set up دیا جائے اور اس قسم کی کوئی body بنائی جائے اور long term میں ہمیں صوبائی درجہ دیا جائے۔

Mr. Zameer Ahmed Malik: Madam Speaker, Point of order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی ضمیر صاحب۔

جناب ضمیر احمد ملک: میڈم سپیکر! میں آپ کی ruling چاہوں گا کہ یہ پانچواں اجلاس ہے، بہت سے لوگ اپنے کمروں میں سوئے رہتے ہیں جب کہ باقی سب آئے ہوئے ہیں۔ کچھ لوگ دس بجے آتے ہیں، اس سلسلے میں آپ کچھ اقدامات کریں۔

Madam Deputy Speaker: Zameer Sahib, secretariat is there for the disciplinary action. Secretariat please take notice of this and take any disciplinary action that deemed fit. Honourable Farrukh Jadoon.

جناب فرخ جدون: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرے بھائی انصار حسین جن کا اپنا تعلق بھی گلگت بلتستان سے ہے، بہت اچھا resolution لائے ہیں۔ مگر اس میں تھوڑا جو مسئلہ ہے، اس سلسلے میں اگر ہم تاریخ پر نظر ڈالیں تو یہ جو گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کا علاقہ کشمیر کے ساتھ ہے۔ آپ نے انڈیا کے بارڈر کو cease fire line قرار دیا ہوا ہے، اگر اس کو آزاد کشمیر کو اپنا ایک صوبہ بنا دیں گے تو انڈیا یہ کہے گا کہ آپ نے اس کو مستقل سرحد تسلیم کر لیا ہے کیونکہ آپ نے اس کو اپنا صوبہ قرار دے دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے آج تک آزاد کشمیر کو اپنا صوبہ قرار نہیں دیا کیونکہ پھر سیز فائر لائن سرحد قرار پائے گی۔ اگر اس کو آپ مستقل کرنا اور باقی کشمیر انڈیا کو دینا چاہتے ہیں تو آپ ایسا کر دیں۔ ان کو صوبہ بنانے کی بجائے آپ ان کے لیے constitutional, social and economic package لائیں۔ آپ نے وہاں پر اسمبلی بنائی ہے، اس میں لوگوں کی نمائندگی بڑھا دیں۔ آپ ان کو قومی اسمبلی کی سیٹیں نہیں دے

سکتے کیونکہ پھر وہ آئینی طور پر پاکستان کا حصہ قرار پائے گا۔ شکریہ۔

جناب انصار حسین: میڈم سپیکر! میں ایک بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ partition کے وقت کہیں پر referendum ہو رہے تھے اور کہیں پر voting ہو رہی تھی مگر گلگت بلتستان کے عوام نے جنگ آزادی لڑ کر آزادی حاصل کی اور ایک آزاد ریاست کے طور پر نمودار ہوئے اور اس کے بعد انہوں نے پاکستان کے ساتھ غیر مشروط الحاق کا فیصلہ کیا تھا۔ کشمیر کا مسئلہ اس وقت سے متنازعہ ہے کہ وہاں پر referendum بھی نہیں ہوا، voting بھی نہیں ہوئی اور ان کو اس حق سے محروم رکھا گیا لیکن گلگت بلتستان کے عوام نے جنگ لڑ کر ڈوگرہ راج کو شکست دی اور ایک آزاد ریاست بننے کے بعد پھر دوبارہ کشمیر کے ساتھ جوڑیں تو یہ بہت زیادتی ہے۔ اگر یہی بات ہے تو پھر پاکستان نے بھی آزادی حاصل کر لی تھی، اب دوبارہ انڈیا اور پاکستان ایک کر دیں۔ امریکہ پہلے برطانیہ کی کالونی تھا۔ برطانوی فوج وہاں پر قابض تھے اور امریکیوں نے war of independence لڑ کر British colonial system کو ختم کیا اور independent United State of America کے طور پر نمودار ہوا۔ شکریہ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔

Mr. Abdullah Zaidi: Madam Speaker, point of order.

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی عبداللہ صاحب۔

جناب عبداللہ زیدی: میڈم سپیکر! محترم ممبر مطلع فرمائیں کہ گلگت بلتستان کو ملا کر ایک الگ ریاست چاہتے ہیں یا پنجاب میں assimilation چاہتے ہیں؟

جناب انصار حسین: میرے بھائی نے اگر resolution پڑھا ہو تو میں نے political and constitutional rights کی بات کی ہے۔ ہم پنجاب کے ساتھ merge نہیں ہونا چاہتے اور ہم پہلے ہی آزاد ریاست ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ چونکہ ہم نے پاکستان کے ساتھ غیر مشروط الحاق کا اعلان کیا تھا تو وعدے کے مطابق ہمیں provincial status دیا جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Waqas Ali Kausar.

جناب وقاص علی کوثر: شکریہ میڈم سپیکر۔ یہ ایک مثبت resolution تو ہے لیکن اس بات کو اور ان تاریخی حقائق کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ شمالی علاقے کشمیر کا حصہ رہے ہیں اور کشمیر کا حصہ تو سیاچن سے سقم وادی تک جاتا ہے جو آج چین کے پاس ہے۔ انہوں نے constitutional and other rights کی بات کی جو بالکل بجا ہے۔ پاکستان کا claim یہ ہے کہ جب بھی کشمیر کا فیصلہ ہوا تو ان لوگوں کے ووٹ پاکستان کے ساتھ کشمیر کے الحاق میں بہت بڑا کردار ادا کریں گے۔ جب یہ الگ صوبے کی بات کرتے ہیں تو اس سے پاکستان کو عددی برتری کم ہو جائے گی پاکستان کا stance کمزور پڑے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ موجودہ سسٹم میں بے شمار reforms کی ضرورت ہے جن میں constitutional, political reforms, economic packages کی ضرورت ہے۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ اگر پاکستان نے شمالی علاقوں پر کوئی stance لیا ہے تو keeping the Northern Areas and Gilgit under the emblem of this stance وہاں کے لوگوں یہ چیز معلوم ہونی چاہیے کہ ایک تاریخی حقیقت بھی ہے۔ گلگت بلتستان نے اگرچہ 1947 میں accession کیا تو ہمیں اس سے پہلی تاریخ بھی نہیں بھولنی چاہیے کہ these were remain under the rule of one leader اور کشمیر کو دیکھا جائے تو سیاچن تک کا علاقہ ایک ہی خطے میں جانا جاتا ہے۔ ہمیں اور آپ سب کو اکٹھے مل کر کشمیر کے حل اور آپ کے حقوق کی بات کریں تا کہ آپ کا بھی کوئی مستقل future ہو اور آپ بھی ایک legal and constitutional حصے میں آئیں لیکن اگر آپ ایک الگ صوبے کی بات کریں گے تو اس سے پاکستان کو کشمیر پر stance بہت کمزور ہو گا۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب انصار حسین: ایک بہت اہم بات کہنا چاہتا ہوں۔ میڈم سپیکر شکریہ۔ گلگت بلتستان کو بار بار کشمیر کا حصہ قرار دیا جا رہا ہے اس لیے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ آزاد کشمیر سے ایک case initiate ہوا تھا جس کا finally فیصلہ آزاد کشمیر کی سپریم کورٹ نے دیا تھا کہ گلگت بلتستان کشمیر کا حصہ ہیں اور حکومت پاکستان سے درخواست کی تھی کہ وہ آزاد کشمیر حکومت کی معاونت کرے تا کہ آزاد کشمیر شمالی علاقوں کو administer کر سکے۔ یہاں پر میں الجہاد ٹرسٹ کیس کا حوالہ

دوں گا کہ جب سپریم کورٹ سے معاونت مانگی تو سپریم کورٹ نے ایک تاریخی فیصلہ دیا تھا کہ گلگت بلتستان کو الگ صوبے کا درجہ دیا جائے، یہ کشمیر کا نہیں پاکستان کا حصہ ہے، اس کو صوبائی درجہ اور وہی تمام حقوق دیے جائیں جو آئین پاکستان کے تحت پاکستان کے شہریوں کو حاصل ہیں۔ میں بین الاقوامی اور لوکل میڈیا سے گزارش کروں گا کہ خدارا! گلگت بلتستان کے عوام کی آواز کو بھی بلند کریں کیونکہ پاکستان کے عوام کو وہاں کے مسائل آگاہ نہیں ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Zahid Ullah Wazir.

Mr. Zahid Ullah Wazir: Thank you Madam Speaker. First of all I would like to clarify that Northern Areas have no geographical contiguity with Russia because Pakistan has a point of contiguity of with the Tajikistan, Wakhan Strip and Tajikistan is a sovereign state. It was a part of Soviet Union but after 1991 Soviet Union become Russia and they became independent. It is also a good resolution and we would like to support because we know that it is time to own people rather than to alienate people. They have a rich culture and history and the acceded to Pakistan unconditionally that is good and what we need to do is that we should pay heed to their demands what they are demanding. Also one thing I would like to assert that Pakistan officially claim that Northern Areas are disputed territory and Ansar Hussain would be know that. We should be aware of that fact Pakistan officially claim that the Northern Areas are disputed areas. They have their seats in the Jammu and Kashmir Legislative Assembly not in Pakistan. One thing that I would like to add in the resolution is that both the backward areas FATA and FANA are group together in federal services, government of Pakistan should separate both backward areas. We have seen that in CSS or other services people from FATA always dominate positions because they are a bit educationally better than the Northern Areas. They should be separated so that the people of Northern Areas have the opportunity to serve the nation in better and in a more impressive manner. Thank you.

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Muhammad Hamid.

جناب محمد حامد: شکریہ میڈم سپیکر۔ میرا کام زاہد اللہ وزیر نے کافی حد تک آسان کر دیا ہے۔ ایک بات میں کہنا چاہوں گا کہ Northern Areas Legislative Assembly powerless ہے، اس کو اسلام آباد سے appoint ہونے والا ایک سیکشن آفیسر بھی supersede کر سکتا ہے۔ ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ جس علاقے نے اپنی جنگ آزادی کے بارہ دن بعد پاکستان سے الحاق کا اعلان کیا تھا، کیا ہم اس کو مکمل صوبہ بنائیں گے یا ایک سیکشن آفیسر کے ذریعے چلائیں گے۔ دوسری بات میں فرخ جدون صاحب نے جو technical بات بتائی کہ article (1) کے تحت پاکستان شمالی علاقے کو صوبہ نہیں بنا سکتا جبکہ الجہاد ٹرسٹ کیس میں جیسا انصار صاحب نے declare کر دیا ہے کہ Northern Areas of Pakistan can be a province. اگر فرخ جدون صاحب کے پاس اس کے متبادل کو تجویز ہے تو ہمیں بتائیں کہ ان کو صوبائی اور قومی اسمبلی میں کیوں کوٹہ نہیں دیا جا سکتا؟ اگر وہاں نہیں ہو گی تو وہاں کے لوگ کس forum پر بات کریں گے۔ انصار حسین صاحب کو Youth Parliament میں نمائندگی ملی اور موقع ملا ہے تو انہوں یہ آواز اٹھائی ہے۔ جو CSS کی بات کی گئی ہے، وہ بھی کافی اہم ہے کیونکہ 4.3% کوٹہ بنتا ہے جو فاٹا اور فانا کے لیے انتہائی قلیل ہے۔ اس کو بڑھایا جائے تا کہ یہاں پر دور دور سے پڑھ کر آنے والے لوگوں کو بھی مواقع ملیں۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Zameer Malik.

جناب ضمیر احمد ملک: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ میڈم سپیکر۔ میں کہوں گا کہ یہ بہت اچھی resolution ہے جو اس کا احاطہ کرتی ہے کہ گلگت بلتستان کے لوگوں کی خواہشات کیا ہیں۔ جہاں تک کشمیر کے مسئلے کی بات ہے تو جیسا کہ کشمیر اور گلگت بلتستان کی زبان، کلچر مختلف ہیں تو یہ کیسے ایک ہو سکتے ہیں۔ اگر کسی نے کیا تھا تو عوام سے پوچھ کر نہیں کیا تھا۔ اگر وہاں کی عوام کی خواہش ہے کہ ان کو صوبائی درجہ دیا جائے تو بغیر کسی وجہ کہ کشمیر کے مسئلے کو ایک طرف رکھتے ہوئے وہاں پر انتخابات کرائے جائیں اور اس کو صوبائی

درجہ دیا جائے۔ یہاں پر جو الجہاد ٹرسٹ کیس کا ذکر کیا گیا ہے، اگر اس کو سامنے رکھا جائے تو کشمیر اور گلگت الگ چیزیں ہیں۔ کچھ دوست اس کی قومیت اور زبان کی بنیاد پر اس کی مخالفت کر رہے ہیں، ایسا نہ جائے بلکہ حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو دیکھا جائے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you.

جناب وقاص علی کوثر: میڈم سپیکر! ایک منٹ۔

محترمہ ڈپٹی سپیکر: جی وقاص صاحب۔

جناب وقاص علی کوثر: میڈم سپیکر! بات یہ ہے کہ یہ کہہ دینا کہ زبان اور کلچر کا حصہ نہیں ہے تو اس سے پاکستان کا کشمیر پر اپنا stance کمزور ہو گا۔ آزاد کشمیر کی آبادی اتنی نہیں ہے کہ کل کو جب استصواب رائے کی قرار داد آئی تو کشمیر کی تیس لاکھ کی آبادی وہاں کی ایک کروڑ آبادی کا کیسے مقابلہ کرے گی۔ یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر کل کو کشمیر کی پاکستان کے ساتھ accession کی ضرورت ہوئی تو ان کا vote count کرے گا۔ ان کو اچھا provincial status, human rights, constitutional rights دیے جائیں لیکن اگر آج ان کو کشمیر سے detach کیا جائے گا تو آپ کی ساٹھ سالہ پالیسی ناکام ہو جائے گی۔

جناب ضمیر احمد ملک: میڈم سپیکر! جب کشمیریوں سے بات کی جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم پاکستان بننے سے پہلے ایک ریاست تھے اور ہم ایسے ہی رہنا چاہتے ہیں۔ بڑی سیاسی بات کرتے ہیں کہ ان کا اپنا صدر اور وزیر اعظم ہو لیکن گلگت بلتستان کے لوگ یہ نہیں کہتے۔ وہ کہتے ہیں کہ پاکستان کا صدر ہمارا صدر ہو گا، پاکستان کا وزیر اعظم ہمارا وزیر اعظم ہو گا اس لیے گلگت بلتستان کے لوگوں کی خواہشات کو دیکھا جائے نہ کہ یہ دیکھا جائے کہ کشمیر کے لوگوں کا کیا مسئلہ ہے۔ شکریہ۔

Madam Deputy Speaker: Thank you. Honourable Ahsen Yousaf.

Mr. Ahsen Yousaf: Thank you esteemed Speaker. There are some points which I would like to highlight. First of all I would like to comment on the point of Mr. Farrukh Jadoon that he has mentioned that there are some technicalities are involved, we must take into consideration.